جلد اول

احمد الدین

دوست ایسوسی ایٹس

پبلشرز بک سیلرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

Phone : 7122981 Fax : 092-42-7122981

email:shahid.adil@usa.net

1999ء

محمد شاہد عادل نے

عالمین پریس سے چھپوا کر

دوست ایسوسی ایٹس اردو بازار لاہور

سے شائع کی۔

مکمل سیٹ ۔ ۲۰۰۰

قیمت جلد نواں ۔ ۵۰۰

قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۭ قَالَ بَلٰي وَلٰكِنْ لِّيَطْمَىِٕنَّ قَلْبِىْ ۭ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰي كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ۭ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

ترجمہ - (اے مخاطب) کیا تو نے اس شخص کی طرف نہیں دیکھا جس نے ابراہیمؑ کے ساتھ اپنے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا۔ اس لئے کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی تھی (کیا یہ جھگڑا اس نعمت کے شکریہ میں کیا گیا تھا؟ حیف۔ بادشاہ وحدانیت الٰہی پر ایمان نہیں لایا بلکہ اس نے جھگڑے کی بنا ڈال دی اور حجت بازی کرنی شروع کی) جب ابراہیمؑ نے (جواب میں) کہا۔ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے (یعنی یہ میرے رب کا خاصہ ہے) اس (بادشاہ) نے کہا۔ میں (بھی) زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ (پس یہ خدا تعالےٰ کا خاصہ کیسے رہا؟ ہاں میں اس بات کی دہائی دیتا ہوں کہ میں بالغیر محی الاموات ہوں۔ اور خدا تعالےٰ بالذات محی الاموات ہے۔ مگر ہم دونو جزوی سی معجزانہ حکم دینے اور زندہ کرنے میں شریک تو ہیں) ابراہیمؑ نے کہا (اگر تو خدا تعالےٰ کی طرح زندہ کرنے اور مارنے کو اپنی بھی صفت بتلاتا ہے تو) سو بلاشبہ اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے (خدا تعالےٰ زمین کو چکر دے کر سورج کو روزانہ حرکت میں لاتا ہے لیکن سورج کی اپنی بھی محوری ومداری حرکتیں ہیں۔ اور وہ بھی مشرق سے مغرب کو ہی ہوتی ہیں) سو تو اُسے مغرب سے لے آ۔ (زمین کو چکر دے کر ہی سہی۔ یہ حرکت بھی تو پیدا ہے اور اس کے فاعل کی بھی ویسی ہی ضرورت ہے۔ وہ بادشاہ اس فعل کے خدا تعالےٰ کا خاصہ ہونے سے انکار نہیں کر سکتا تھا لیکن اس نے صفائی سے اقرار نہیں کیا۔) اور بلاشبہ اللہ ظالم قوم کو (جب تک کہ وہ ظلم سے باز نہ آجائے) ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یا (اے ابراہیمؑ بحث کے بعد دوسرے درجہ میں میں تجھے یہ مثال دے کر سمجھاتا ہوں۔ وہ مثال یہ ہے) جیسا کہ ایک شخص کسی بستی پر گذرا۔ اور وہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی۔ اس نے کہا۔ اللہ اس (بستی) کو اس کی موت کے بعد کیونکر زندہ (یعنی آباد) کرے گا۔ سو اللہ نے اس (شخص) کو سو سال تک مارے رکھا پھر اُسے اٹھا کھڑا کیا۔ کہا تو نے کتنی دیر کی۔ وہ بولا ایک دن یا دن کا کوئی حصہ (جو واردات اس پر وارد ہوئی فرض کی گئی ہے اُسے اب مثالی شخص سے اور تمام دنیا سے مثالی رنگ میں چھپا دیا گیا ہے) اس (اللہ) نے (اس مثالی شخص کو مثال کے طور پر) کہا کہ نہیں تو نے

سو سال دیر کی ہے (لیکن وہ تجھ سے اور تمام دنیا سے چھپائی گئی ہے) سو تُو اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں پر نظر کر۔ ان پر (بھی) کوئی سال نہیں گذرا (یعنی ان اشیاء پر جو تجھ سے خارج میں موجود ہیں۔ کوئی تغیر واقع نہیں ہوا) اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ لے (کیا یہ وہی گدھا ہے ؟ یا اس میں کوئی تغیر واقع ہو گیا ہے ؟) اور (اے ابراہیمؑ ہمارا منشا ہے) تاکہ ہم تجھے لوگوں کے لئے آیۃ (یعنی امام) بنائیں (تاکہ تو انہیں سمجھائے کہ ایسے معجزات کرنا جن سے جبری ایمان پیدا ہو۔ اللہ تعالےٰ کی حکمت کے منافی ہے) اور (اس بات کو سمجھانے کے لئے کہ محی الاموات ہونا خدا تعالےٰ کا خاصہ ہے۔ ہم تجھے فرماتے ہیں کہ) ان ہڈیوں پر نظر دوڑا (جو ماؤں کے پیٹوں میں تیار ہوتی ہیں) ہم انہیں کیسے ابھارتے ہیں۔ پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں (اس طرح زندہ کرنا اللہ تعالےٰ کا خاصہ ہے۔ خدا تعالےٰ کا یہ فعل تمام بزرگوں اور فرضی شریکوں کی پیدائش سے پہلے ہوتا آیا ہے بلکہ ایسے فرضی شرکا خود بھی اسی طریق سے پیدا کئے گئے ہیں۔ پس یہ فعل اُن کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔ اور صرف خدا تعالےٰ کا خاصہ ہے) پس جب اُس کے لئے (رشد، غی سے) متبئین ہو گئی۔ تو وہ بولا میں (پہلے سے ہی) جانتا ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

۲۶۱ اور (ابراہیمؑ کو اس دلیل میں تکمیل کا درجہ بھی دیا گیا) جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے دکھلا کہ تو کیسے زندہ کرتا ہے۔ کہا۔ کیا تو (انکار کرتا ہے) اور مانتا نہیں ؟ وہ بولا کیوں نہیں لیکن (میں اس کی کیفیت سمجھنا چاہتا ہوں) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ کہا سو تُو پرندوں سے چار (عدد) لے (جس طرح عناصر کی مزاجیں گرم۔ سرد۔ خشک۔ تر چار قسم کی ہیں اور ان کے ذرے پرندوں کی طرح فضا میں اُڑ رہے ہیں) پھر انہیں اپنی طرف مائل کر۔ پھر ان میں سے ایک ایک کو ہر پہاڑ پر رکھ دے (یا چھوڑ دے) پھر انہیں بُلا۔ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے (مخلوق کے کہنے سے پرندے اکٹھے ہو جائیں۔ پھر کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ خالقانہ تعلق رکھنے والے خدا تعالےٰ کے حکم سے ذرات جمع ہو کر نئی نئی ترکیب پائیں۔ خالقانہ تعلق سب سے بڑھ کر قوی اور موثر ہے) اور جان رکھ کہ اللہ (پورے) غلبہ والا اور پوری حکمت والا ہے (وہ بلاشبہ ہر چیز پر فوق الفطرۃ تصرف کر سکتا ہے۔

تینتیسویں رکوع میں مذہب داروں کے تفرقہ اور اُن کی آپس کی جنگوں کا ذکر ہے۔ اس پر مومنوں کو اللہ تعالےٰ کی رضامندی چاہنے کے لئے حکم کیا ہے کہ ہمارے دیئے سے خرچ کرو۔ غرباء نوازی سے سلوک پیدا ہوتا ہے اور ہر قوم اسی سے خود بھی مضبوط بنتی ہے۔ پھر دشمنی کے اصل